''ترکی استنبولی، فارسی اور اُردو زبان کے باہمی دستوری روابط کا تقابلی لسانی جائزہ''

ڈاکٹر محمد کیومرثی☆
Dr. Muhammad

Abstract:

Turkey, Iran and sub-continent have deep and historical connections on base of religion, culture and trade. These relationships have put an impact on languages of these domains. In this context Turkish, Persian and urdu have many common factors in their glossary as well as grammatical structure. These common linguistical facts can be seen not only in functional language but also in pieces of literature written in these languages.

تقابلی لسانیات (Comparative linguistics) ''علم لسانیات'' کی تاریخ کی ایک ایسی شاخ ہے جو زبانوں کے نظام (قواعد وضوابط) کے تقابل سے ان کی باہمی قربت اور روابط کی تاریخ کو آشکار کرتی ہے۔ آموزشِ زبان کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ''تقابلی تحلیل'' کا اصول ہے جو زبانوں کی باہمی شباہت اور اختلاف سے متعلق ہے۔

زبانوں کی گروہ بندی یا تقسیم کے اعتبار سے یہ تینوں زبانیں (ترکی استنبولی، فارسی اُردو) درحقیقت ایسی زبانیں ہیں جن میں فعل آخر میں استعمال ہوتا ہے۔

فاعل+مفعول+متمتم +فعل اصلی------> فعل کمکی ـ فعل ربطی

ترکی، فارسی اور اردو زبان میں جملہ/کلمہ کی اقسام (تعداد اور نوعیت کے لحاظ سے) ایک جیسی ہیں، اگرچہ ان کے استعمال میں ہر زبان منفرد/ خاص خصوصیت کی حامل ہے۔

فعل ـ اسم ـ صفت ـ ضمیر ـ قید ـ حرف ـ شبہ جملہ (صوت)

ترکی استنبولی اور اردو زبان میں فعل اور اجزائی جملہ کی تشکیل اور ترتیب فارسی زبان] میں ارکانِ جملہ] کی [ترتیب [جیسی ہے۔

☆ صدرِ شعبہ اردو، کالج برائے زبان وادبیات خارجی، تہران یونیورسٹی، ایران

فارسی:	کمال	امروز	بہ دانشگاہ	رفت
	فاعل	قید	متمم	فعل (لازم)
اردو:	کمال	آج	کالج	جائے گا
	فاعل	قید	متمم	فعل (لازم)

ترکی استنبولی: Kemal bugünkolejegitti

قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ ترکی استنبولی زبان میں ''قید'' جملہ میں معمولاً فاعل کے بعد آتی ہے جبکہ فارسی اور اردو زبان میں فاعل کے پہلے بھی آسکتی ہے اور بعد میں بھی۔

فارسی: فردا	دانشجویان	صبح زود	برای ورزش کردن	بہ پارک	خواھندرفت
قید	فاعل (نہاد)	قیدزبان	متمم		فعل (مستقبل)
اردو: کل	طالب علم	صبح سویرے	ورزش کرنے کے لیے	پارک میں	جائیں گے
قید	فاعل	قیدزماں	متمم		فعل (مستقبل)

ترکی استنبولی: Ögrencileryargnerkendenspor yapmayaparkagidecekler.

۱۔ تطبیقی یا تقابلی لسانیات تاریخی لسانیات کی ایسی شاخ ہے جو زبانوں کے باہمی تقابل سے ان کے آپس کے تاریخی روابط کو ظاہر کرتی ہے۔ ''تطبیقی یا تقابلی لسانیات'' کی اصل روش دو یا چند زبانوں کے قواعد اور حروفی نظام کا باہمی موازنہ ہے۔

ترکی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ''قید'' مفہوم اور ایک خاص نوعیت کے پیغام کی حامل ہونے کی وجہ سے کئی اقسام پر مشتمل ہے اور ان تینوں زبانوں میں قید کے مفہوم اور استعمال میں بہت حد تک مشابہت پائی جاتی ہے۔ دنیا میں رائج زبانوں کے لیے مختلف نوعیت کی تقسیم بندی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک میں زبانوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱۔ یک حرفی زبانیں
۲۔ پیوندی زبانیں
۳۔ اشتقاقی یا حرف پذیر زبانیں

اس تقسیم کے پیشِ نظر ترکی زبان کا شمار ''پیوندی زبانوں'' میں ہوتا ہے۔ جو ''مستقل حروف'' کی حامل زبان ہے اور اس میں کلمات/حروف کے معنوی اختلافات اور صیغوں کے تعین کے لیے لاحقوں کو بنِ فعل کے ساتھ اضافہ کیا جاتا ہے۔ (۱)

جیسا کہ:

یازماک: (نوشتن) لکھنا (مصدر)

یازدی: (نوشت) لکھا (سوم شخص۔مفرد۔ماضی سادہ)
یازاجام (خواہم نوشت) لکھوں گا (اول شخص۔مفرد۔مستقبل)
یازارلار (می نویسند) لکھ رہے ہیں/لکھیں گے (سوم شخص۔مضارع اخباری/مستقبل)
یاز (بنویس) لکھ (دوم شخص۔مفرد۔فعل امر سادہ۔ضمیر فاعلی ''تو'') کے ساتھ
یازان، یازیجی (نویسندہ) مصنف/لکھنے والا (صفت فاعلی)
یازیلمیش (نوشتہ شدہ) لکھا ہوا/لکھا گیا (صفت مفعولی اور۔۔۔)

حرف/لفظ یاز (بن فعل) مستقل اور ناقابلِ تغیر رہا ہے اور اس سے تشکیل شدہ ہر فعل میں صرف بن فعل کے ساتھ اضافہ ہوا ہے۔ (۲)

موجودہ دور کی زبانوں میں ترکی استنبولی کی طرح اردو زبان کے بھی بول چال، تحریر اور ادبی زبان کے اعتبار سے کئی لہجے ہیں اور ان دونوں زبانوں کا شمار دنیا کی بڑی زبانوں میں ہوتا ہے۔

فعل کی ساخت کے اعتبار سے فارسی، اُردو اور ترکی تینوں زبانوں میں فعلیہ اور اسمیہ جملے پائے جاتے ہیں، ایسے مصادر جو مذکورہ تینوں زبانوں میں استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً:

فارسی:	خوردن	رفتن	دیدن	نشستن	خوابیدن	ساختن
اردو:	کھانا	جانا	دیکھنا	بیٹھنا	سونا	بنانا
استنبولی:	yemek	gitmek	gormek-bakmak	oturmak	uyumak	yampak

یہ تمام مصادر فعل کے انجام پانے یا اس کی کیفیت کی دلیل ہیں۔فعل کی اس قسم کو ''فعل تام'' یا ''فعل کامل'' کہا جاتا ہے۔اس کے مقابل/برعکس ایسے افعال بھی موجود ہیں جو مکمل معانی نہیں رکھتے اور صرف چیزوں کو آپس میں نسبت دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ان کے معانی صفت یا کسی دوسرے لفظ کے استعمال میں لانے سے مکمل ہوتے ہیں۔فعل کی یہ قسم ''اسنادی''، ''ربطی'' یا ''ناقص'' کہلاتی ہے۔(۳)

معروف ترین افعال اسنادی یہ ہیں:

''بودن''، ''شدن''، ''است''۔''است'' ایک فرضی مصدر ''استیدن'' سے مشتق ہے جس کی دوسری ساخت ''گشتن''، ''گردیدن'' اور ''بشیدن''، ''بایستن'' ہے۔(۴)

جملہ فعلیہ

ایسا جملہ جس میں فاعل جملہ کی ابتدا میں اور فعل جملہ کے آخر میں آتا ہے۔

فارسی:	عارف غذا ایش	را	خورد
	فاعل/اسم	مفعول	فعل ماضی سادہ
اردو:	عارف	نے	اپنا کھانا	کھایا

فاعل/ اسم حالت فاعلی مفعول فعل ماضی سادہ

استنبولی: Arifyemegini yedi.

فعل یا غیر اسنادی فعل سے تشکیل پانے والی جملے دو ارکان پر مشتمل ہوتے ہیں۔ (۵)

i۔ فاعل (مسندالیہ۔ نہاد) ii۔ فعل

فعل اسنادی سے تشکیل پانے والے جملے تین ارکان پر مشتمل ہوتے ہیں۔ (۶)

i۔ فاعل (نہاد) ii۔ مفعول iii۔ فعل

اسمیہ جملہ

ایسا جملہ جس میں فاعل جملہ کے آغاز میں آتا ہے۔ ایسے جملے فعل اسنادی (عام۔ ربطی) سے تشکیل پاتے ہیں اور تین ارکان پر مشتمل ہوتے ہیں۔

	۱۔ نہاد (فاعل)	۲۔ مسند	۳۔ فعل ربطی (حال)
فارسی:	ھوا	سرد است	خلیل معلّمات
	نہاد	مسند	فعل ربطی (اسنادی)
اردو:	موسم	ٹھنڈا	ہے
	نہاد/ فاعل مسند		فعل ربطی/ حال

ترکی: Bugün istanbul'da yagmurvardi.

زبانوں کی تاثیر پذیری/ اثرات کے ضمن میں یہ اعتراف کیا جا سکتا ہے کہ اردو زبان کئی جہات سے (رسم الخط، الفاظ، گرامر) فارسی زبان سے بہت متاثر ہے لیکن قابلِ توجہ نکتہ یہ ہے کہ تنقیدی اور تحلیلی نظر اور روش کے لحاظ سے تینوں زبانوں میں افعال میں جملوں کی ساخت اور کیفیت کے لحاظ سے اختلاف دیکھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اردو زبان میں زمانے کی مختلف حالتوں میں فاعل کے ساتھ اور متعدی جملوں میں علامت فاعلی ''نے'' استعمال ہوتی ہے یعنی:

فاعل (اسم/ضمیر) + نے (علامت فاعلی۔ متعدی جملوں میں) + مفعول + فعل متعدی

فارسی: کمال از دریاچہ ماہی	ھای لذیذ		گرفت (صید کرد)
فاعل	مفعول		فعل (ماضی سادہ)
اردو: کمال نے	دریا سے	مزیدار	مچھلیاں پکڑیں
فاعل	علامت فاعلی		مفعول (جمع موئنث)

ترکی استنبولی: Halil ögretmendir. ☆ Havasoguktur.

مندرجہ بالا جملہ فعل مستقبل (آئندہ سادہ) سے متعلق ہے۔ اردو زبان میں علامت فاعلی (نے)

جملہ میں فاعل کے ساتھ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ وہاں ضروری نہیں۔ درحقیقت اردو زبان میں علامت فاعلی (نے) متعدی افعال، ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی شکیہ، ماضی شرطیہ اور ماضی تمنائی میں استعمال ہوتی ہے۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ''نے'' اور ''کو'' کے استعمال کا عمل اردو زبان کے بنیادی دستوری مباحث میں سے ہے جو کہ جملہ کی ساخت میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے اور بیشتر تجزیئے اور کاوش کا محتاج ہے۔

فعل ماضی مطلق، فعل ماضی قریب اور فعل ماضی بعید میں ''نے'' اور ''کو'' کا استعمال:

''نے'': علامت فاعلی جو فعل متعدی پر مشتمل جملوں میں مفعول کے ہمراہ استعمال ہوتی ہے۔

''کو'': علامت مفعولی جو فعل متعدی پر مشتمل جملوں میں مفعول کے ہمراہ استعمال ہوتی ہے۔

چونکہ ان تینوں زمانوں (ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید) میں استعمال ہونے والے افعال (لازم) ہوں تو اس صورت میں علامت فاعلی (نے) استعمال نہیں ہوگا۔

فعل ماضی سادہ (افعال متعدی)

فارسی: من	از بازار	کتاب	خریدم
اردو: میں نے	بازار سے	کتاب	خریدی
فاعل	علامت فاعلی مفعول		(فعل متعدی۔ موئنث)

ترکی استنبولی: Kemal denizden lezzetlibalikyakaladi.

اردو زبان کے قواعد کے مطابق اگر فعل متعدی کے حامل جملوں کے فعل ماضی سادہ، فعل ماضی قریب اور فعل ماضی بعید کی حالتوں میں علامت فاعلی ''نے'' اور علامت مفعولی ''کو'' اکٹھے آئیں تو اس صورت میں جملے میں فعل لازمی طور پر واحد مذکر آئے گا۔

میں	نے	بازار سے	کتاب	کو	خریدا
فاعل	علامت فاعلی		مفعول	علامت مفعولی	فعل متعدی

ہم	نے	ریسٹورنٹ میں	سبز چائے	کو	پیا
فاعل	علامت فاعلی		مفعول	علامت مفعولی	فعل متعدی

اس صورت میں مفعول خواہ واحد ہو یا جمع، مؤنث ہو یا مذکر، جملہ کی ساخت میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور فعل واحد مذکر ہی استعمال ہوگا۔ مثلاً:

اردو:	دھوبی	نے	کپڑوں	کو گھر میں دھویا
	فاعل	علامت فاعلی	مفعول	فعل متعدی (مفرد مذکر)
	عارف	نے	بازار سے کتابوں کو	خریدا

فاعل علامت فاعلی مفعول فعل متعدی (مفرد مذکر)

ماضی نقلی

آپ نے کھیت میں کام کیا ہے۔
آپ نے کھیت میں کام کو کیا ہے۔
آپ نے کھیتوں میں کاموں کو کیا ہے۔
راشد نے کلاس میں کتاب پڑھی ہے۔
راشد نے کلاس میں کتاب کو پڑھا ہے۔
راشد نے کلاس میں کتابوں کو پڑھا ہے۔

ماضی بعید

اردو: میں نے دیوار پر خوب صورت تصویر لگائی تھی
فاعل علامت فاعلی مفعول فعل
میں نے دیوار پر خوب صورت تصویر کو لگایا تھا۔
میں نے دیوار پر خوب صورت تصویروں کو لگایا تھا۔
میں نے دیوار پر خوب صورت تصویریں لگائی تھیں
فاعل علامت فاعلی مفعول فعل متعدی (جمع مؤنث، باتوجہ بہ مفعول جملہ)
صائمہ نے کلاس میں سبق کو دہرایا تھا
فاعل علامت فاعلی مفعول فعل متعدی (مفرد مذکر)
عارف نے گھر میں برتنوں کو دھویا تھا
فاعل علامت فاعلی مفعول فعل متعدی (مفرد مذکر)

اہم نکتہ یہ ہے کہ جب علامت فاعلی ''نے'' فاعل (خواہ ضمیر خواہ اسم) کے ساتھ استعمال ہو اور علامت مفعولی (کو) بھی موجود نہ ہو تو اس صورت میں اردو زبان کے فوائد کے مطابق جملے کا فعل جنس اور تعداد کے پیشِ نظر جملے میں موجود مفعول کے مطابق استعمال ہوگا۔ مثلاً:

ان طالب علموں نے کالج میں کھانا کھایا
فاعل علامت فاعلی مفعول فعل متعدی (مفرد مذکر)
ان طالب علموں نے کالج میں کھایا ہے۔
ان طالب علموں نے کالج میں کھایا تھا۔
عارف نے اپنا سبق خوب پڑھا

فاعل علامت فاعلی مفعول (مفرد مذکر) فعل متعدی (مفرد مذکر)

عارف نے تنور میں روٹی پکائی

فاعل علامت فاعلی مفعول (مفرد مؤنث) فعل متعدی (مفرد مؤنث)

ہم نے تنور میں مزیدار روٹیاں پکائیں

فاعل علامت فاعلی مفعول (جمع مؤنث) فعل متعدی (جمع مؤنث)

علی نے بازار سے نئے نئے کپڑے خریدے

فاعل علامت فاعلی مفعول (جمع مذکر) فعل (جمع مذکر)

اس بحث کے نتیجے میں:

i۔ افعال دو گروہوں ''لازم'' اور ''متعدی'' میں تقسیم ہوتے ہیں۔

ii۔ جملوں میں فعل متعدی کے استعمال کی صورت میں جملوں کی ساخت تبدیل ہو جاتی ہے۔

فاعل + نے + مفعول + فعل متعدی

فاعل + نے + مفعول + کو + فعل متعدی

iii۔ علامت فاعلی ''نے'' کسی بھی صورت میں افعال لازم میں استعمال نہیں ہوگا۔

iv۔ اگر ''نے'' اور ''کو'' جملوں میں متعدی افعال کے ساتھ استعمال ہوں تو جملے کا فعل لازمی طور پر واحد مذکر ہوگا۔

v۔ متعدی جملوں اور ماضی مطلق، ماضی قریب اور ماضی بعید کے زمانوں میں جملے کا فعل جنس اور تعداد کے اعتبار سے جملہ کے مفعول کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔ (یعنی اگر جملہ میں مفعول واحد مؤنث ہو تو فعل بھی واحد مؤنث ہوگا)

vi۔ لے جانا، لے آنا، لانا، اور بھولنا، اگر متعدی افعال ہیں لیکن اردو گرامر میں افعال لازم کا کام کرتے ہیں اور یہ استثنائی صورت ہے۔

دوسرا اہم نکتہ اردو زبان میں افعال اور اسامی سے متعلق ہے جو اس زبان کی خاص خوبی شمار ہوتی ہے اور یہ تذکیر و تانیث، واحد جمع کی بحث ہے جو دوسرے تمام پہلوؤں کی نسبت قارئین کے ذہن نشین رہتی ہے۔

فارسی اور ترکی استنبولی زبانوں کے برعکس اردو زبان کے جملے میں موجود فعل جنس اور تعداد (مذکر مؤنث، واحد جمع) کے اعتبار سے جملے میں موجود فاعل کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ آسان لفظوں میں یوں کہ: ''اگر جملے میں فاعل واحد اور مذکر ہو تو جملے میں موجود فعل بھی مذکر ہوگا۔

مصدر ر آنا

لڑکا صبح سویرے ورزش کرنے کے لیے پارک میں آیا۔

پسر (مفرد مذکر)		فعل	مفعول	فعل لازم
لڑکی	صبح سویرے	ورزش کرنے کے لیے	پارک میں	آئی
دختر مفرد مؤنث		فعل	مفعول	فعل لازم
لڑکے	صبح سویرے	ورزش کرنے کے لیے	پارک میں	آئے
پسران		فعل		فعل لازم (جمع مذکر)
لڑکیاں	صبح سویرے	ورزش کرنے کے لیے	پارک میں	آئیں
دختران		فعل	جمع مؤنث (فعل لازم)	

درحقیقت یہ بحث جملوں کی ساخت اور افعال کے استعمال کو بھی واضح کرتی ہے۔ دوسرا نکتہ فعل اور فاعل کی باہمی مطابقت سے مربوط ہے۔ وہ یہ کہ اگر جملوں میں دو فاعلوں سے زیادہ فاعل موجود ہوں تو اس صورت میں جملے میں فعل آخری یعنی نزدیک ترین فاعل کے مطابق استعمال ہوگا۔ مثال کے طور پر: کالج میں طالب علم لڑکے اور لڑکیاں اپنے سبق پڑھ رہی ہیں۔ (مصدر پڑھنا: خواندن)

فاعل ۱: (جمع مذکر)

فاعل ۲: لڑکے

فاعل ۳: لڑکیاں (جمع مؤنث) نزدیک ترین

فاعل بہ فعل (جمع مؤنث) حال استمراری

(در دانش کدہ، دانشجو یان پسر و دختر دارند درس حاشیان رامی خوانند)

کیا احمد کی بہنیں اور اس کے بھائی ابھی گھر سے نکلیں گے؟ (مصدر نکلنا: خارج شدن)

فاعل ۱: بہنیں

فاعل ۲: بھائی

صائمہ	گھر	گئی
فاعل مفرد مؤنث		فعل مفرد مؤنث
علی اور احمد	گھر	گئے
فاعل جمع مذکر		فعل جمع مذکر
صائمہ اور عارفہ	گھر	گئیں
فاعل (جمع مؤنث)		فعل (جمع مؤنث)

مندرجہ بالا بحث اس نکتہ سے واضح ہوتی ہے کہ سرسری اعتبار سے اردو زبان کے افعال لازم میں فعل اور فاعل جنس اور تعداد کے اعتبار سے مطابقت رکھتے ہیں جبکہ متعدی افعال میں یہ زمانے کی مختلف

حالتوں میں بدلتے رہتے ہیں۔ زمانہ ماضی کی حالتوں میں اکثر فعل متعدی کے استعمال میں فعل، جنس اور تعداد کے اعتبار سے مفعول کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔ درحقیقت آموزشِ زبان اور علمِ زبان شناسی (لسانیات) کی بنیاد پر اردو زبان کی دستوری (گرامر) پیچیدگیاں روشن تر ہوتی ہیں۔

فارسی اور ترکی استنبولی دونوں زبانوں کی گرامر میں فعل لازم اور متعدی توسط جملوں کی ساخت میں ''جنس اور تعداد'' کی بحث کسی مخصوص/ خاص شکل میں وجود نہیں رکھتی۔ خاص طور پر افعال کی ساخت اور استعمال' گردان' جملوں حتیٰ کہ مثالوں میں اس کے شواہد نہیں ملتے۔

فارسی زبان کی خصوصیات میں سے ایک اس زبان کے دستوری قواعد میں ''نمود صرفی'' کی بحث ہے۔ مہدی مشکاۃ الدینی نے نمود صرفی کو مجموعی طور پر ''نمود'' کے عنوان سے موجودہ فارسی زبان کی گرامر میں معیار قرار دیا ہے۔ (۷)

''نمود'' کو یوں تعریف کیا جاتا ہے:

> ''فعل''، مخصوص نحوی خوبیوں کا حامل ہوتا ہے ان میں سے ایک اس (فعل) کا فعل سادہ، پیشرفت، استمرار یا اختتام کے اعتبار سے انجام پانے کی کیفیت سے مربوط ہے۔ مذکورہ خوبی کو ''نمود'' کہا جاتا ہے۔ اس بنا پر تین خصوصیات سادہ' استمرار اور کامل وجود رکھتی ہیں۔

وحید یان کامیار فارسی گرامر میں ''نمود صرفی'' کی بحث کی یوں وضاحت کرتا ہے:

> '' آغاز' اختتام اور استمرار کی رو سے فعل یعنی کام کے انجام پانے کی روش کو ''نمود فعل'' کہتے ہیں۔ فارسی زبان میں فعل فقط استمراری نمود رکھتا ہے' البتہ یہ نمود فارسی بول چال میں استعمال ہوتی ہے۔ فارسی نوشتاری میں بھی اس کے استعمال کی تین ساخت ملتی ہیں:
>
> ۱۔ ماضی مستمر ۲۔ ماضی مستمر نقلی ۳۔ مضارع مستمر'' (۸)

''نمود صرفی''، ایک ایسی بحث ہے جو فعل کی دستوری/ صرفی ساخت میں فعل کو ان مفاہیم سے بڑھ کر مفہوم کا ایک نیا پیکر/ تشخص/ حقیقت عطا کرتی ہے۔ جو اس کی زمانی ساخت سے ذہن میں آتا ہے اور یہ خاصیت (موجودہ فارسی زبان کی ایک خوبی) فارسی زبان کی عملی کوششوں اور ماضی میں زمانی ساخت کے اعتبار سے کسی زبان کے محدود نہ رہنے کی مظہر ہے/ علامت ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا لازم ہے'' نمود صرفی'' ساخت اور زمانے کی مختلف حالتوں میں استعمال کے اعتبار سے مختلف افعال ہیں ایسے جملے جو کسی خاص زمانے کو تشکیل دیتے ہوں ان میں افعال کمکی کے استعمال کرتے ہوئے فعل اصلی استعمال نہیں ہوگا بلکہ صفت مفعولی کی صورت میں استعمال میں آئے گا۔ مثال:

ماضی نقلی/ قریب

رفتہ ام　　رفتہ ای　　رفتہ است　　رفتہ ایم　　رفتہ اید　　رفتہ اند

میں گیا ہوں تو گیا ہے وہ گیا ہے ہم گئے ہیں تم گئے ہو وہ گئے ہیں

اردو زبان میں ''جانا'' فارسی میں ''رفتن'' کے مترادف ہے اور فعل ماضی قریب میں اس کی مختلف حالتیں درج ذیل ہیں:

ماضی قریب (نقلی)

اردو زبان میں فعل ربطی یا فعل کمکی ''ہونا'' فارسی زبان کے ''شدن'' یا ''بودن'' کے مترادف ہے۔ جو فعل ماضی قریب میں فاعل (ضمیر فاعل) کے مطابق تبدیل ہوتا ہے۔ اس تجزیئے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اردو اور فارسی زبان میں ''نمود'' تقریباً ایک جیسے اور باہم نزدیک ہیں۔ فعل اصلی اور فعل کمکی اکٹھے استعمال ہوتے ہیں۔ اس صورت میں نمود صرفی دو مخصوص علامتوں کا حامل ہوتا ہے۔

اردو اور فارسی زبان میں زمانے کی مختلف حالتوں میں فعل کی ''نمود صرفی'' کی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں فعل کمکی اور فعل اصلی اکٹھے استعمال نہیں ہوتے۔ مثلاً فعل مستقبل سادہ بھی اس قاعدے سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ بالخصوص فعل زمانی ساخت میں اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دونوں زبانوں میں اس کے لیے ایک علامت استعمال ہوتی ہے لیکن ''نمود صرفی'' کے استعمال میں دونوں زبانوں میں دو دو علامتیں ہیں۔

ترکی استنبولی زبان اور اس کی موجودہ ادبی ساخت میں بن فعل + لاحقہ ''میش'' اور اس کے مترادف موش (mus)، مش (mis) اور افعال کمکی سے نمود صرفی تشکیل پاتی ہے۔

فارسی	اُردو	ترکی استنبولی
مذکر و مؤنث	مذکر و مؤنث	مذکر و مؤنث
من رفتہ ام	میں گیا ہوں = گئی ہوں	Ben gitmisim
تو رفتہ ای	تو گیا ہے = گئی ہے	Sen gitmissin
او رفتہ است	وہ گیا ہے = گئی ہے	O gitmis
ما رفتہ ایم	ہم گئے ہیں = گئی ہیں	Biz gitmisiz
شما رفتہ اید	تم گئے ہو = گئی ہو	Siz gitmissiniz
آنھا/ایشان رفتہ ۔لند	وہ/یہ گئے ہیں = گئی ہیں	Onlar gitmisler

فارسی زبان میں ماضی نقلی کے استعمال کی درج ذیل صورتیں ہیں:

☆ ایسا فعل جس میں کوئی کام ماضی کے زمانے سے شروع ہوا ہو اور ابھی تک جاری ہو۔

☆ ایسا فعل جو ماضی میں انجام پا یا ہو اور اس کے اثرات یا نتائج ابھی تک باقی ہوں۔

☆ ایسا فعل جس میں کوئی کام انجام نہ پایا ہو لیکن اس کے انجام پانے کی امید ہو۔

☆ ماضی التزامی کی جگہ یہ فعل استعمال ہوسکتا ہے جیسا کہ:

''گویا میں نے کہیں پڑھا ہے کہ اس کتاب کو اس سے نسبت دی گئی ہے۔''

(گویا جایی خواندہ ام کہ این کتاب را بہ او نسبت دادہ اند)[۹]

دستوری حوالے سے ترکی اور فارسی زبان میں مشابہت اور روابط دیکھے جا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر فارسی اور ترکی استنبولی زبان میں ماضی نقلی (قریب) مندرجہ بالا نکات کا استعمال ایک جیسا ہے۔

قابلِ توجہ نکتہ یہ ہے کہ بن فعل بالخصوص ترکی استنبولی زبان میں زمانے اور فعل کی مختلف حالتوں میں ایک جیسا رہتا ہے یعنی کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوتی لیکن فارسی زبان میں ایسا نہیں ہے۔

فارسی مصادر: رفتن آمدن دیدن خوردن ساختن

(رفت: رو) (آمد: آ) (دیدن: بین) (خوردن: خور) (ساختن: ساز)

اردو زبان میں بھی چند استثنائی صورتوں کے علاوہ ''بن فعل'' تبدیل نہیں ہوتا۔

اردو اور فارسی زبانوں میں فعل ''مصادر'' سے مشتق ہیں۔ دونوں زبانیں آریائی زبانوں کے زمرے میں آتی ہیں۔ اردو زبان میں اکثر مصادر ''پراکرتی'' زبان سے مشتق ہیں۔ جس کی اصل قدیم سنسکری زبان ہے۔[۱۰]

''نمود افعال'' کے استعمال اور افادیت سے آشنائی' خارجی زبان و ادب کے طالب علموں کے لیے ضروری ہے بالخصوص دستوری پہلوؤں، ساخت اور نحو کے اعتبار سے نمود کی اقسام اور اس موضوع یعنی بحث سے آگاہی اہمیت کی حامل ہے۔ درحقیقت ''نمود'' کی یہ بحث دستوری زمان کو غیر دستوری زمان سے الگ کرتی ہے۔[۱۱]

''تقابلی لسانیات'' میں نمود کی بحث نمایاں اہمیت کی حامل ہے کیونکہ زبانوں کے ہر خاندان/ گروہ کی زبانوں میں فعل کے استعمال میں زمانے کی حالت کے بیان کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی اور ان کی جگہ زمانی مفاہیم کو ''نمود'' کی مدد سے بیان کیا جاتا ہے۔ wikipedia/Grammatical aspect

پچھلے چند سالوں میں نمود کی بحث کو فعل کی خصوصیت کے ساتھ فارسی زبان میں تطبیق دی گئی ہے۔[۱۲]

اردو زبانوں اور لہجوں کی آمیزش کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ اردو زبان پر فارسی اور ترکی کے علاوہ مقامی زبانوں اور ان کے لہجوں کے اثرات بھی پائے جاتے ہیں۔ جن میں پنجابی' راجستھانی' برج بھاشا' کھڑی بولی اور اردوئے معلیٰ قابلِ ذکر ہیں۔ اردو میں الفاظ اور دستوری قواعد بھی دوسری زبانوں سے لیے گئے ہیں جن میں فارسی نمایاں ہے۔

ان تمام باتوں کے باوجود اردو زبان ایک مستقل اور خودمختار زبان ہے۔ کئی اور عوامل بھی اس بات کی دلیل ہیں پنجاب کی سرزمین اردو زبان کی اولین زادگاہ ہے۔ دہلی میں مسلمانوں کی آمد کے ساتھ

ہی اردو زبان ایک نئی زبان کی حیثیت سے وجود میں آئی اور ''اردو'' کہلائی۔ (۱۳)

اُردو، فارسی اور ہندی زبانوں کا ایک ہی خاندان ہندی یورپی ''Ind-Europe'' سے تعلق شمار ہوتا ہے جبکہ ترکی استنبولی زبان ایک بالکل الگ گروہ ''Finnie Altaic-ugric'' (Ural Altayca) سے تعلق رکھتی ہے۔

مغل، مجاری اور مجارستانی زبانیں بھی اسی خاندان سے ہیں۔ (۱۴)

اُردو زبان میں عربی اور ترکی زبان کے الفاظ کی نسبت فارسی الفاظ کی شرح بہت زیادہ ہے۔ ترک زبان بولنے والوں کے لیے اردو زبان سیکھنے میں آسانی کی ایک دلیل اردو زبان میں موجود ان تینوں بڑی زبانوں، خاص طور پر فارسی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کا وجود ہے۔ (۱۵)

حوالہ جات

۱۔ احمدی گیوی، حسن دستور، تطبیقی زبان ترکی و فارسی، تہران: نشر قطرہ، ۱۳۸۳

۲۔ ایضاً، ص ۲

۳۔ احمدی گیوی، حسن/انوری، حسن، دستور زبان فارسی (۱)، اشاعتِ پنجم، تہران: انتشارات فاطمی، ۱۳۹۵، ص ۵۳

۴۔ ایضاً، ص ۵۴

۵۔ ایضاً، ص ۱۹۷

۶۔ ایضاً، ص ۱۹۷

۷۔ مشکوٰۃ الدینی، مہدی، دستور زبان فارسی بر پایہ نظریہ گشتاری، اشاعت چہارم، مشہد: انتشارات سمت، ۱۹۸۶ء

۸۔ وحیدیان کا میارو عمرانی، تقی و غلامرضا، دستور زبان فارسی(۱)، اشاعت سوم، تہران: انتشارات سمت، ۱۳۸۶

۹۔ احمدی گیوی، حسن/انوری، حسن، دستور زبان فارسی (۱)، ص ۳۱

۱۰۔ عطاالله خان، محمد، اُردو اور فارسی کے لسانی روابط، کراچی: انجمن ترقیٔ اُردو، ۲۰۰۹ء

۱۱۔ ماہ وتیان، شہرزاد، دستور زبان فارسی از دیدگاہ ردہ۔شناسی، ترجمہ: مہ دی سمایی، تہران: انتشارات مرکز، ۱۳۷۸، ص ۲۲۶

۱۲۔ مجیدی، مریم، جلوہ اوکارکردہ ای نمود فعل در زبان فارسی، فصلنامہ علمی پژوہشی ''پژوہش زبان و ادبیات فارسی'' شمارہ پانزدہم، تہران: پژوہشگاہ، علوم انسانی و مطالعاتِ اجتماعی، ۱۳۸۸، ص ۱۴۶

۱۳۔ اشرف کمال، محمد، لسانیات زبان اور رسم الخط، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۰۹ء، ص ۱۵۷

۱۴۔ ایضاً، ص ۱۵۷

۱۵۔ طوقار، خلیل، اُردو کا مستقبل، لاہور: سانجھ پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء، ص ۱۴۵